بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج)

اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے

اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجیے

(ورنہ مسلم نام رکھ کر ایک ہو جائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی اللہ تعالیٰ	غیر اللہ نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اُمتی نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی اسلام	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی مُسلم	فرقہ وارانہ نام نہیں
ہماری محبت کی بنیاد	صرف ایک	یعنی اللہ تعالیٰ	دُنیوی تعلقات نہیں
ہمارے فخر کا سبب	صرف ایک	یعنی ایمان	وطن و زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں
تو جماعت المسلمین سے تعاون فرمائیں

جماعت المسلمین
۵۹۱ عزیز آباد کراچی ۳۸

جماعت المسلمین



هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج ۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا

اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجیے

(ورنہ مسلم نام رکھ کر ایک ہوجائیے)

(قسطِ اوّل)

سلسلۂ اشاعت ۸۸ — ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس ۱۹) — (پہلے) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے پھر وہ ایکدوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً (بقرہ ۲۱۳) (پہلے) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو ایک اُمت بنایا تھا اور وہ ایک عرصہ تک ایک ہی اُمت رہے لیکن بعد میں وہ آپس میں اختلاف کرکے فرقوں میں بٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے پھر اُن لوگوں کو ایک کرنے کا اہتمام کیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (بقرہ ۲۱۳) — لہٰذا انبیاء (علیہم السلام) کو بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا اور اُن پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ وہ اُن کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کر دے۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو مختلف فرقوں میں دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا، اور اگر وہ مختلف فرقوں میں بٹ جاتے تھے تو انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرما کر پھر انہیں ایک جماعت بن جانے کی ہدایت کرتا تھا۔

جب گذشتہ قرنوں اور زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند نہیں کیا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آخری نبیؐ کی اُمت کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند کرے، اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس بات کو پسند نہیں فرمایا کہ یہ آخری اُمتِ مسلمہ فرقوں میں تقسیم ہو، لہٰذا حکم دیا:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا {آل عمران ۱۰۳} (اے ایمان والو!) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے تو فرقے فرقے بننے سے منع فرمایا تھا لیکن وائے افسوس یہ اُمت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئی، علیحدہ علیحدہ مذہب بنا لئے اور علیحدہ علیحدہ نام رکھ لئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ {حج ۷۸} اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے

افسوس کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دئیے ہوئے نام کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے کو موسوم کیا اور پھر انہی ناموں پر فخر کرنے لگے، یہ نام انہوں نے خود رکھ لئے قرآن و حدیث سے ان ناموں کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اگر ان ناموں میں سے کوئی نام اچھا ہو سکتا تھا تو وہ ”اہلِ حدیث“ نام تھا، کیونکہ یہ ایک اصولی نام ہے، اشخاص کی طرف منسوب نہیں ہے جس طرح کہ دوسرے فرقوں کے نام اشخاص کی طرف منسوب ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے ”اہلِ حدیث“ نام کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ نے ”حدیث“ کہا ہے اور یہ ”اہلِ حدیث“ نام کا ثبوت ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ”حدیث“ کہا ہے تو آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے، آپ کو تو ”اہلِ حدیث“ نہیں کہا۔ اگر کہا ہو تو بتائیے۔ قرآن مجید کو تو اللہ تعالیٰ نے ”ذکر“ بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام ”اہلِ ذکر“ رکھ لے تو آپ اسے گوارا کر لیں گے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ”کتاب“ بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام ”اہلِ کتاب“ رکھ لے تو آپ اس نام کو صحیح سمجھ لیں گے یا یہ اصرار کریں گے کہ ”اہلِ حدیث“ نام ہی رکھو، یہی صحیح ہے۔ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ جب

"مسلمین" نام کو برداشت نہیں کیا جارہا جو خاص اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے تو دوسرے ناموں کو کس طرح برداشت کیا جائیگا۔

الغرض نہ "اہلِ حدیث" نام قرآن وحدیث میں ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے نام قرآن وحدیث میں ملتے ہیں۔ ہم اہلِ حدیث اور دوسرے تمام فرقوں سے گذارش کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اپنے ناموں کا ثبوت دیکر ہماری راہ نمائی فرمائیں اور اگر آپ ثبوت نہ دے سکیں اور ہرگز نہ دے سکیں گے، تو پھر ہم خیر خواہانہ آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان ناموں کی قربانی دیکر اپنا صرف وہی نام رکھ لیں جو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسی نام سے خوش ہوگا جو اُس نے رکھا تھا، اُس نام سے خوش نہیں ہوگا جو اُس نے نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے اور دُنیا وآخرت کی فوز و فلاح حاصل کیجئے۔

قسط ۲

سلسلۂ اشاعت ۸۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ماہ محرم ۱۳۹۷ھ

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا وبے ہمتا ہے۔ وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اُس کی توحید کی گواہی دے رہا ہے۔ بڑی سے بڑی مخلوق ہو یا چھوٹی سے چھوٹی مخلوق، ہر چیز کی بنیادی ساخت میں یگانگت اور مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ہر چیز میں ایٹم اور ہر ایٹم میں برقی ذرّات زبانِ حال سے پکار رہے ہیں کہ ہمارا خالق ایک ہے۔ بظاہر ہر چیز کی شکل علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔ جسامت میں بھی فرق ہے لیکن ایک چیز قدرِ مشترک کے طور پر سب میں پائی جاتی ہے اور وہ ہے یکساں بنیادی ساخت۔ انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن انسانوں کو صرف زبانِ حال سے توحید کی شہادت ادا کرنی نہیں ہے بلکہ زبانِ قال اور اعضاء وجوارح سے بھی ادا کرنی ہے۔ وہ کہیں کے بھی رہنے والے ہوں، شکلیں اور صورتیں کتنی ہی مختلف ہوں۔ قدوقامت، رنگ ونسل میں کیسا ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن ایک چیز قدرِ مشترک کے طور پر سب میں پائی جانی چاہیئے اور وہ یہ کہ دینی لحاظ سے وہ ایک اللہ کی عبودیت میں سرشار ہوکر ایک جماعت ہوں۔ اپنے وجود سے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ وہ ایک اللہ کے پرستار ہیں۔ اللہ واحد الٰہ ہے تو وہ بھی واحد جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی اسی میں ہے کہ اس کے بندے ایک جماعت بن کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً	یہ تمہاری جماعت یقیناً ایک ہی
وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ	جماعت ہے اور میں تم سب کا رب
فَاتَّقُوْنِ ۝ {مؤمنون ۵۲}	ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ کی رضا، تو اسی میں ہے کہ ہم ایک جماعت بن کر رہیں اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ہمارا نام ایک ہو اور ہمارا راستہ بھی ایک ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ {حج ۷۸}	اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ایک نام رکھ کر اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کو ایک کر دیا۔ اب ان کا دینی نام کوئی نہیں رہا سوائے مسلمین کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کا راستہ اور طریقہ بھی ایک مقرر کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا	بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ
فَاتَّبِعُوْهُ {انعام۔۱۵۳}	بس اسی کی پیروی کرو۔

اللہ تعالیٰ نے راستہ بھی مقرر کر دیا، نام بھی مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، یہ تھی کہ جس طرح بنیادی ساخت کے لحاظ سے وہ ایک ہیں، دینی لحاظ سے بھی وہ ایک ہی رہیں۔ لیکن افسوس انسانوں نے اپنا دینی نام بھی بدل ڈالا اور دینی راستہ بھی بدل ڈالا حتیٰ کہ وہ اُمتِ مسلمہ بھی جس کو بہترین اُمت بنایا گیا تھا فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر ایک فرقہ نے اپنا علیحدہ راستہ بنا لیا اور اپنا نام بھی علیحدہ رکھ لیا۔ نہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کا نام ہی باقی رہا، نہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کا راستہ ہی باقی رہا۔ یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوئی پھر بھی ہر فرقہ یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ ہر فرقہ اپنے خودساختہ نام پر فخر کر رہا ہے۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتے ہیں کہ یہ تمام خودساختہ فرقہ وارانہ نام مختلف شخصیتوں کی طرف منسوب ہیں سوائے اہلِ حدیث نام کے۔ لیکن کسی نام کے اچھا ہونے کیلئے یہی کافی نہیں کہ اُس کے معنٰی بہت اچھے ہوں بلکہ اچھا ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کی تائید میں آیت یا حدیث ہو جس طرح نیکیوں کا حال ہے کہ کوئی نیکی اُس وقت تک نیکی نہیں کہلاتی جب تک اُس کا ثبوت سُنت سے نہ ملے۔ اسی طرح کوئی نام اُس وقت تک اچھا نہیں ہو سکتا جب تک اُس کا ثبوت سُنت سے نہ ملے ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اہلِ حدیث نام کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ اگرچہ اہلِ حدیث حضرات اس نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

فرماتا ہے :-

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا {نساء - ۸۷} — اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

"حدیث کے لغوی معنی ہیں "بات"۔ اور اس آیت میں "حدیث" کا لفظ کلیۃً لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے، اصطلاحی معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ مزید براں "حدیث" کے اصطلاحی معنیٰ ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات"۔ لیکن اہلِ حدیث حضرات اس آیت میں نہ لغوی معنیٰ تسلیم کرتے ہیں نہ اصطلاحی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں "حدیث" قرآن مجید کو کہا گیا ہے لہٰذا "اہلِ حدیث" نام ثابت ہو گیا۔ ہم حیران ہیں کہ کس لحاظ سے "حدیث" کو قرآن مجید کا نام سمجھیں جبکہ نہ یہ اس کے لغوی معنیٰ ہیں نہ اصطلاحی۔ اور اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ "حدیث" قرآن مجید کا نام ہے تو پھر اس آیت سے قرآن مجید کے نام کا ثبوت ملا نہ کہ اہلِ حدیث نام کا۔ "حدیث" مفرد ہے اور "اہلِ حدیث" مرکب۔ مفرد کے ثبوت سے مرکب کا ثبوت کیسے ہو گیا؟ اہلِ حدیث حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ قرآن مجید کے نام کا ثبوت مہیا کرنے کے بجائے اپنے نام کا ثبوت مہیا کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا {نساء ۱۲۲} اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

اہلِ حدیث کی پیش کردہ آیت اور اس آیت کا مقابلہ کیجئے۔ دونوں میں صرف ایک لفظ کا فرق ہے۔ پہلی آیت میں "حدیث" ہے، دوسری آیت میں اس کی جگہ "قیل" ہے۔ اگر پہلی آیت کی رُو سے "حدیث" قرآن مجید کا نام ہے تو دوسری آیت کی رُو سے "قیل" بھی قرآن مجید کا نام ہوا۔ اگر پہلی آیت سے "اہلِ حدیث" نام کو اخذ کیا جا سکتا ہے تو اس دوسری آیت سے "اہلِ قیل" نام کو بھی اخذ کیا جا سکتا ہے۔ ہم اہل حدیث حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کیا "اہلِ قیل" نام رکھا جا سکتا ہے، اگر نہیں رکھا جا سکتا ہے تو بتائیے کہ وجہ تفریق کیا ہے؟

بات درحقیقت یہ ہے کہ نہ پہلی آیت میں "حدیث" سے مراد قرآن مجید ہے اور نہ دوسری آیت میں "قیل" سے مراد قرآن مجید ہے۔ دونوں لفظ اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی ہر دو لفظوں کے معنیٰ ہیں "بات"۔

بات کیا تھی، بنا کیا دی گئی!

الغرض قرآن و حدیث میں نہ اہلِ حدیث نام کا ثبوت ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے فرقہ وارانہ ناموں کا۔ لہٰذا ان تمام فرقوں سے ہماری گذارش ہے کہ ان تمام خود ساختہ فرقہ وارانہ ناموں کو چھوڑ کر صرف وہی نام رکھ لیں جو اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا، اسی میں ہے۔ آیئے ہم سب مل کر کہیں :-

"ہم مسلم ہیں"

قسط ۳

سلسلۂ اشاعت ۹۱ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ماہ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

ہر نبی کے زمانہ میں ایمان والوں کی ایک ہی جماعت ہوتی تھی، وہ آپس میں متفرق نہیں ہوتے تھے، اُس جماعت کا نام بھی ایک ہی ہوتا تھا لیکن جب نبی کا انتقال ہو جاتا تھا تو کچھ عرصے کے بعد اُن میں اختلاف رُونما ہو جاتا تھا اور پھر وہ متفرق فرقوں میں بٹ جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے :-

فَتَقَطَّعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ (مؤمنون - ۵۳)

پھر اُنھوں نے آپس میں اپنے دین کو متفرق کر کے علیحدہ علیحدہ کر لیا۔ ہر فرقہ اپنے مذہب میں مگن ہے۔

کیا یہی صورت اس اُمت میں نہیں ہوئی۔ ضرور ہوئی۔ موجودہ فرقوں کے وجود سے کیا کوئی انکار کر سکتا ہے؟ ہر فرقہ کا مذہب علیحدہ علیحدہ ہے پھر بھی ہر فرقہ اس زعم میں ہے کہ وہی اصل اسلام پر قائم ہے۔ کیا اسلام بھی کئی ہو سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس کو اسلام سمجھیں اور کس کو اسلام نہ سمجھیں۔

فرقے بنے تو نام بھی علیحدہ علیحدہ تجویز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کو چھوڑ کر ہر فرقہ نے اپنے آپ کو شخصیتوں کی طرف منسوب کر لیا اور وہ اس نام کی حقانیت پر دلائل دینے سے بھی عاجز ہیں سوائے اہلِ حدیث کے کہ وہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے نام کا ثبوت دیں لیکن کامیابی سے ہمکنار وہ بھی نہیں ہوتے۔ اہلِ حدیث حضرات کے بعض دلائل کا جائزہ ہم پہلے لے چکے ہیں۔ ان کے مزید دلائل سُنیئے اور پھر ہماری گذارشات ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○ (مرسلٰت - ۵۰)

اب اس (قرآن) کے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔

اہلِ حدیث حضرات کہتے ہیں کہ اس آیت میں قرآن مجید کو "حدیث" کہا گیا ہے لہٰذا

ہم اہلِ حدیث ہوئے۔

گذارش | اس آیت میں "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے۔ مزید براں آیت مذکورہ میں "حدیث" کا لفظ غیر قرآن کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے لئے۔ لہٰذا اس آیت کی رُو سے اہلِ حدیث کے معنٰی ہوئے "اہلِ غیر قرآن"۔

(۲) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا (زمر۔ ۲۳) — اللہ نے بہترین بات ایک کتاب کی شکل میں نازل کر دی ہے۔

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ (صحیح مسلم) — بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔

اہلِ حدیث حضرات کہتے ہیں کہ اس آیت و حدیث میں "حدیث" قرآن مجید کو کہا گیا ہے لہٰذا اہلِ حدیث نام ثابت ہو گیا۔

گذارش | اس آیت اور حدیث میں بھی "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے۔ اگر صرف "حدیث" قرآن مجید کا نام ہوتا تو اس کے ساتھ لفظ "احسن" کی یا "خیر" کی کیا ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں ایک آیت اور ملاحظہ فرمائیے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ (لقمٰن۔ ٦) — اور لوگوں میں بعض شخص ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتوں کی خریداری کرتا ہے تاکہ (ان بیہودہ باتوں کو سنا سنا کر لوگوں کو) بغیر علم کے اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے۔

دیکھئے اس آیت میں "حدیث" کے ساتھ "لھو" کا لفظ ملا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "حدیث" کا لفظ اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے بُری بات کیلئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحیِ الٰہی نے قرآن مجید کی بات کو "احسن الحدیث" یا "خیر الحدیث" کہہ کر اس کی خوبی کی طرف اشارہ فرمایا ورنہ محض حدیث کا لفظ دونوں قسم کی باتوں کا متحمل ہو سکتا تھا۔

آیت زیرِ بحث میں اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ "احسن الحدیث" قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے تو اہلِ حدیث نام کے بجائے "اہلِ احسن الحدیث" نام ہونا چاہیئے تھا۔

الغرض اس قسم کی تمام آیات و احادیث میں "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے

قرآن مجید کا نام ہے
کہ اہلِ حدیث حضرات،" نہیں ہے۔ اور اگر ہم اسے فرض بھی کر لیں تو پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں
سے عاجز ہیں۔ اللہ قرآن مجید کے نام کا ثبوت تو دیدیا لیکن اپنے نام کا ثبوت دینے
هُوَ سَمّٰكُمُ الْ فرماتا ہے:-
ہم اہلِ حدیث مُسْلِمِیْنَ (ج ۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے
پیش کر دیں جس کا یہ متن سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ بھی کوئی ایسی آیت یا حدیث
هُوَ سَمّٰكُمُ ہو
لیکن وہ ایسا اَہْلَ الْحَدِیْث اللہ نے تمہارا نام اہلِ حدیث رکھا ہے
اب اگر وہ نیچے اتر کر نہیں کر سکتے۔" اہلِ حدیث" نام نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔
ہو جائے گی۔ " تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ" کی حدیث سے ان کو دستبردار ہونا پڑے گا مندرجہ
ذیل شعر کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہے گی جس کو وہ بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیثِ مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

اگرچہ قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی اور چیز حجت تو نہیں ہوتی تاہم قارئین کرام کو روشناس کرانے کیلئے آئندہ قسط میں ہم انشاءاللہ اہلِ حدیث حضرات کے ان دلائل کا بھی جائزہ لیں گے جو وہ قرآن وحدیث کے علاوہ پیش کیا کرتے ہیں اور "حدیث" کے

سلسلۂ اشاعت ۹۲ (آخری قسط) ماہ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذشتہ تین اشاعتوں میں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایمان والوں کا بس صرف ایک ہی نام ہے یعنی مسلم۔ اور یہ کہ دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ نام ہیں۔ یہ نام ان فرقوں نے خود رکھ لئے ہیں، قرآن وحدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں۔

گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف اہلِ حدیث حضرات ہی اپنے نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ جو دلائل وہ اپنے نام کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اُن کا تجزیہ ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ہمارے تجزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے اہلِ حدیث نام کا کوئی ثبوت نہیں۔ اب ہم اہلِ حدیث حضرات

کے اُن دلائل کا جائزہ لیتے ہیں جو وہ قرآن و حدیث کے علاوہ پیش کرتے ہیں

(۱) عن ابی سعید الخدری انہ کان اذا رأی الشباب قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نوسع لکم فی المجلس ان نفھمکم الحدیث فانکم خلوفنا واھل الحدیث بعدنا۔ {شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی ص۱۲}

حضرت ابو سعید خدریؓ جب نوجوانوں کو دیکھتے تو فرماتے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سے خوشی حاصل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ تمہارے لئے مجلس میں فراخی کریں اور تم کو حدیث سمجھائیں کیونکہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلِ حدیث ہو۔"

اس روایت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:۔

(۱) حضرت ابو سعیدؓ طلبائے حدیث سے فرماتے تھے کہ تم ہمارے بعد اہلِ حدیث ہو حضرت ابو سعیدؓ کے اس فرمان کے مخاطب عام لوگ نہیں تھے۔

(۲) حضرت ابو سعیدؓ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ وہ طلبا ابھی اُس وقت تک اہلِ حدیث نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں ہونے والے تھے۔ ظاہر ہے کہ پھر اہلِ حدیث سے مراد علماء حدیث ہوئے نہ کہ عام لوگ کیونکہ وہ نوجوان اُس وقت تک عالم نہیں تھے لہٰذا اہلِ حدیث بھی نہیں تھے۔

مزید غور طلب چیز یہ ہے کہ کیا کوئی اُستاد اپنے شاگردوں سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم ہمارے بعد مسلم ہو۔ ہرگز نہیں۔ مسلم تو بچہ بھی ہے بڑا بھی ہے۔ عام آدمی بھی ہے اور محدث بھی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مسلم اور اہلِ حدیث مترادف نہیں۔

اب ہم اس حدیث کی سند کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس کی سند میں ایک راوی ابو ہارون العبدی ہے۔ اس کے متعلق امام احمدؒ فرماتے ہیں "ابو ھارون العبدی متروک الحدیث" یعنی ابو ہارون العبدی متروک الحدیث ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں "ابو ھارون العبدی کذاب" یعنی ابو ہارون العبدی کذاب ہے۔ {کتاب القراءۃ للامام البیہقی مطبوعہ پرنٹنگ پریس دہلی ص۱۳۸}

لہٰذا یہ روایت موضوع ہے، اہلِ حدیث پر تعجب ہے کہ ایسی گھڑی ہوئی روایتوں سے استدلال کرتے ہیں

(۲) حدیث کی کتابوں میں جگہ جگہ لفظ اہلِ حدیث آتا ہے۔ اہلِ حدیث حضرات اس کو بھی اپنے نام کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذیؒ لکھتے ہیں:۔

ابن لھیعۃ ضعیف عند اھل — ابن لہیعہ اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف

الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید	ہے۔اس کو امام یحیٰ بن سعید القطان
القطان وغیرہ (ترمذی ابواب الطہارۃ)	وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔
رفع ھذا الحدیث عبد الکریم	عبد الکریم بن مخارق نے اسے مرفوع
بن مخارق وھو ضعیف عند	کیا ہے اور وہ اہلِ حدیث کے نزدیک
اھل الحدیث ضعفہ ایوب	ضعیف ہے۔ امام ایوب سختیانی نے
السختیانی (ترمذی ابواب الطہارۃ)	اسے ضعیف کہا ہے۔

مندرجہ بالا عبارتوں سے ظاہر ہوا کہ اہلِ حدیث سے علماء حدیث، محدثین، ائمہ جرح وتعدیل مُراد ہیں نہ کہ کوئی فرقہ یا فرقہ کا کوئی عام آدمی۔

خلاصہ | الغرض اس قسم کی جتنی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں اوّل تو وہ سنداً صحیح نہیں ہوتیں اور اگر صحیح بھی ہوں تو ان میں اہلِ حدیث سے فرقہ اہلِ حدیث مُراد نہیں ہوتا بلکہ محدثین مُراد ہوتے ہیں۔

حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ | حدیث کے لغوی معنیٰ ہیں "بات" قرآن مجید میں یہ لفظ اسی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

حدیث کے اصطلاحی معنیٰ ہیں "رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بات"۔

لہٰذا نہ لغوی لحاظ سے حدیث قرآن مجید کا نام ہے اور نہ اصطلاحی لحاظ سے۔

اور اگر حدیث کو قرآن مجید کا نام بھی فرض کر لیا جائے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اُمتِ مسلمہ کا نام اہلِ حدیث ہے۔

گذارش | آخر میں ہم تمام فرقوں سے گذارش کرتے ہیں کہ اپنے فرقہ وارانہ ناموں کو چھوڑ کر صرف مسلم نام رکھ لیجئے اور متحد اور متفق ہو جایئے۔

نوٹ (۱) جماعت المسلمین کا ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی ہے۔ جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

نوٹ (۲) کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔ کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلہ میں نہیں ہے۔

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین